UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232822

UNIVERSAL
LIBRARY

بتوفیق خدای حسن آرای عشق آفرین

حضرت شیخ محمد سرزی رضی الله تعالے عنه منقول از

مثنوی مولانای روم علیه الرحمة موسوم باسم تاریخی

مثنوی دردِ عشق

۱۲۸۴

از تصانیف شریف سعدی وقت خسرو ثانی عارف معارف

خداداني حامی السنت والتوحید سیدنا و مولانا محمد عبد الرشید مد ظلهم

در مطبع هاشمی مطبوع طبایع اهل دلان شد

۲۳۰۲۳۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ونصلی علی محمد نبیہ الکریم

تا ابد آئی شعرہا سا درد عشق　　　روبسوی قلب کن ای مرد عشق

دو نکو ہو حمد اور یہ چھوٹا منہ　　　ہے بڑی بات اور چھوٹا منہ

آپ کو شرم سی پہلی خجلت دہ ہوا ہون　　　نعت کا حرف تب زبان پر لائین

دل کدھر ہو جو ہی آخدا کے لئی　　　ہاتھ اٹھاتا ہون اب دعا کے لئی

ای ہمین بخشش و فراوان بخش　　　خرد و نطق و جان و ایمان بخش

بی طلب تو نی ہی دیا سب کچھ　　　کیا طلب سی نہ دیگا تو اب کچھ

کیون مری جان غم سی ہو کاہش　　　دیکھتا ہون مین تیری داد و دہش

ای خوشا وقت مین کہون ربی　　　تو کہی یا لقول یا عبدی

لوش ہو گوہر مراد سے پُر — آرزی کا ملی جواب انظر

دل کی پوری ہون آرزوئین تمام — سب کا یارب بخیر ہو انجام

اسقدر اور مہربانی ہو — ذرہ ذرہ کر عطا مجکو

عشق کی مے سے جام دل بھر دے — مجکو بھی سرزمی الو کردے

سرزمی ایک تھی ولی الله — شاہ اقلیم عشق تہا وہ

عشق مولی مین برگ زر کہا کر — کروڑی یون مین سات سال رہا

اس ریاضت سے دیتہ لیل و نہار — کہلتے تہے بس عجائب و اسرار

مگر اوس شاہ عاشقان کا نہ تہا — کوئی مقصود جز جمال خدا

شوق سے ایک روز ہوکی شگفتہ — روتی تہے زار زار بر سر کوہ

اور کہتی تہی اے خدای کریم — درد دل سے ہی میرا حال سقیم

جلوہ حسن لایزال دکہا — اپنا یارب مجہی جمال دکہا

اسے عنایت مین ہو گی دیر اگر — جان دیدونگا کوہ سے گر کر

آئی حق سی ندا بگوش حزین — ابہی اس مکرمت کا وقت نہین
کوہ سی تو اگر گرے سو بار — حفظ تیرا نہین مجہے دشوار
مر رہی مین تجہی بچا لونگا — گر کی مرنے تجہی نہین دونگا
یہہ ندا سنکہ ہوا دل غمگین — کوہ سی گر پڑے بروی زمین
دل مین دریای غم نی جوش و خروش — کیا کہون کب تلک رہی بیہوش
دیر کی بعد ہوش جب آیا — رو کی یہہ اسطرح سے عرض کیا
نہ تو دیدار تو دکہاتا ہے — نہ مری دل کو صبر آتا ہے
آہ مرنی بہی تو نہین دیتا — کیا کرون وا مصیبتا دردا
حضرت حق سی یون ہوا ارشاد — چہوڑ اب کوہ شہر کر آباد
عرض کی شیخ نی کہ ای مولی — جا کی وان کام کیا کرون فرما
حکم آیا کہ ای عزیز جلیل — کام وہ کر کہ نفس ہووی ذلیل
از پی ذل نفس جاہ طلب — دربدر بہیک مانگ جا کر اب

ہاں اسی مین خوشی مری اتنو
خوار کر نفس کو جہان تک ہو

مالداروں سے مال کر گدیہ
دے فقیر و غریب کو ہدیہ

کیا سوال و جواب مین واللہ
عشق اسکی مری ہمی ہی آگاہ

آگیا عشق کا زبان پہ نام
اب کہان دل کو ہو مت آرام

عشق سامان بیقراری ہے
ورد ہم ہی آہ و زاری ہے

طالب عشق کون ہے کہ نہین
عشق سی پر ہین آسمان و زمین

عشق ہی جرم آفتاب مین نور
ذرہ ذرہ ہے عشق سی معمور

ماہ مین عشق داغ بنکر ہے
واقف اس سے کہان سراسر ہے

جوشش عشق دیکھہ لی می مین
شورش نالہ عشق ہی نی مین

عشق ہی عارف خدا آگاہ
عشق ہے لا الٰہ الا اللہ

عشق نغمہ سرای رمز دلی
عشق پردہ کشای آہ و دلی

عشق ہی راز دار بزم حضور
عشق ہی محرم سرای سرور

عشق کہتا ہی مجھسی کام نہ چھوڑ قصۂ عشق ناتمام نہ چھوڑ

مین نہ شاعر نہ مین سخندان ہون عشق کا مین مطیع فرمان ہون

عشق حاکم ہی اور مین محکوم قصۂ شیخ کیون نہو مرقوم

حکم رب سی گئی عاشق اللہ چلدیی وان سی کہہ کی بسم اللہ

چشم پرنم یہہ کہتی جاتی تھی ہی مقدم تری رضا سب سی

کیا مرا اختیار ہی مین کیا ہون جو ترا حکم ہو بجا لاؤن

تن و جان و مال و عزت و جاہ تجھپہ قربان ای میری اللہ

شیخ تو راستی مین تھی ابھی شہر غزنین مین انکی دہوم مچی

تہنیت کو تھی سب وضیع و شریف سرزمی آج لاتی ہین تشریف

کہتی تھی شہر کی امیر و غریب ایسی کب تھی بہلا ہماری نصیب

لاوین تشریف عاشق اللہ بادشاہ سریر عزت و جاہ

آج غزنین کا مرتبہ تو بلند ہی ہمارا اسا کون دولتمند

شہر ایسی ولی کا مسکن ہے
رشک گلزار کوی و برزن ہے

اور رہین دولت زیارت ہے
مفت سرمایہ سعادت ہے

جملہ خرد و کلان غرض فی الحال
شہر سی نکلی بہر استقبال

اور ادہر شیخ دین براہ دگر
آگئی چہپ کی شہر کی اندر

شرفا اور شہر کے امرا
جا کی خدمت مین سب نی عرض کیا

یا ولی اللہ السلام علیک
انما الخیر و الشرف لدیک

گہر میری آپ لی چلین تشریف
ہو خدا را قبول عرض نحیف

شیخ نی سبکو یہہ جواب دیا
مجکو قصر و محل سی کام ہی کیا

حکم ہی بہیک مانگون مین دردر
ہی یہی اپنو کو رشک و منظر

عزت و آبرو سی کام نہین
مین طلبگار ننگ و نام نہین

وہ گدائی کا مین کرون سامان
تا ملامت کری تمام جہان

لفظ اچہی نہو نون وقت سوال
بہونڈی الفاظ مین ہو قال و مقال

اسطرح سی کرون مین گدیه گری ‌ ‌ ‌ صاف ظاهر هو جس سی بی هنری

خرگدائیون کا هی طریق پسند ‌ ‌ ‌ تاکه ذلت هو مجکو چند در چند

طالب ننگ و نام کیا هون مین ‌ ‌ ‌ بندهٔ مرضی خدا هون مین

سنکی یهه ربط تا صغیر و کبیر ‌ ‌ ‌ هر طرف تها غریو آه و نفیر

اور وه عاشق خدای جلیل ‌ ‌ ‌ چلدئی لی کے هاتهه مین زنبیل

یهه صدا تهی زبان په شام و پگاه ‌ ‌ ‌ اَعطِنِی شَیئًا اَعطِنِی لِلّٰه

یهه صدا تهی زبان په جب آتی ‌ ‌ ‌ حالت شیخ تهی بدل جاتی

کیا کرون اس صدا کا لطف بیان ‌ ‌ ‌ عشق واقف هی عقل هی نادان

وه مزا هی جو مین لکهون اسکو ‌ ‌ ‌ قصهٔ شیخ پهر تمام نهو

الغرض پهرتا تها شیخ یون هی سوال ‌ ‌ ‌ دو برس تک غرض رها یهه حال

ایک دن اک امیر پاس گئی ‌ ‌ ‌ درد دل سی بهت اداس گئی

پهر هوا حکم تو دوباره جا ‌ ‌ ‌ تلخی زجر کر گوارا جا

ظلم کی ساتھ شیخ جا پہنچے — شاد تھے صورت گدا پہنچے

خوشدلی سی کہ شرم کی مارے — پہر دیا کچھہ امیر نی بارے

تیسری بار پہر بحکم خدا — شیخ نی جا امیر کو گھیرا

ہو گئی برہم امیر نے جہڑکا — زخم دل پر بہت نمک چہڑکا

شیخ بولی جو چاہی سو کہہ لے — مجکو [illegible] کچہہ تو دے

وہی کی پہر کچہہ امیر نے لالا — اور کہا پہر شتاب یہاں سے جا

شیخ حکم خدا سی تہے مجبور — ورنہ جاتی امیر پاس ضرور

اونکی آنکھوں میں شیخ پر شاہ ہی کیا — مال و زر کی کچہہ اونکو چاہ ہی کیا

تہی غلام اونکی بادشاہ و وزیر — تہا دعا مین سب اونکی تاج و سریر

چاہتی جسکو شاہ کر دیتی — داغ کو رشک ماہ کر دیتی

سلطنت فرمان سب اوٹھاتی ہین — شیخ پہر جو بہی بار جاتی ہین

جاتی ہی شیخ نے کہی یہہ صدا — مجکو لینا اور کچہہ دلوا

مستعدی ہی وہ امیر بولا سخت — کیا ذرا بھی حیا نہیں کمبخت
آچکا آج چند بار ہی تو — نہیں کچھ اپنے شرمسار ہی تو
کوئی ایسا نہیں گدا دیکھا — نہ گدا دشمن حیا دیکھا
کیا کہوں جو کہا امیر نے اور — آوے میری زبان پہ وہ کسطور
شیخ کی آچشم نم ہو کے — یوں کہا اس امیر سے رو کے
جیسے پایا بہت خفا ہو — درد دل کی نہیں خبر تجھکو
تو نہ اتنی کبھی ملامت کر — دل کہاتا ہی کیوں خدا سے ڈر
مجھ میں گر حرص کا بنا ہوتا — پھر جو تو کہتا سب بجا ہوتا
حکم حاکم سے میں تو ہوں مجبور — رکھ عتاب و خطاب مجھسے دور
تجھکو تو عشق سے ہی بیخبری — کیا کہوں تجھسے حال گدیہ گری
کہکے یہہ شیخ اسقدر روئی — ہی کبھی جیسی بو البشر روئی
انکا رونا جو کوہ سن پاتا — ہو کے پانی تمام بہہ جاتا

رقت شیخ کر گئے تاثیر
رو پڑا ہو کے بیقرار امیر

پہر تو رونی کا یہہ بندہا سامان
ہر طرف تہی صدای آہ و فغان

جو وہان پر کہڑا تہا روتا تہا
سر ٹپکتا تہا جان کہوتا تہا

شیخ تسکین اگر نہ فرماتے
سیکڑون روتی روتی مر جاتے

جب افاقہ ہوا تو کہہ ہین ساتہ
لی گیا شیخ کا پکڑ کر ہاتہ

اور کہا یہہ جو کچہہ خدا نی دی
حسب مقدور نقد و جنس [illegible]

لیجئی اور کیجئی ایثار
قابل نذر گو نہین [illegible]

شیخ بولی کہ یہہ قناعت ہے
اسکی مجکو نہین اجازت ہے

حاجت مال و زر نہین مجکو
یہہ مبارک کری خدا تجکو

کہہ کی یہہ چل کہڑی ہوئی وان سے
رہ گئی سب وہ لوگ حیرت سے

پہر صبا بوی یار لاتی ہے
مژدہ نو بہار لاتی ہے

تازہ باقی ہین آج داغ جنون
خون سی لبریز ہین ایاغ جنون

وحشت دل ہوا ہے گریباں گیر	کیوں نہ ویران ہو خانۂ زنجیر
گرم ہے آج بزم راز و نیاز	عیسیٰ کی ہی تو بات گوش نواز
جو ہتی حالی کی شمع وحدت میں نہی	کان میں آئی یہ ندا حق سے
دوست اب تجھ سی ہی کچھ مانگ	دل میں کچھ مانگ تجھ سی ہی رحم و درد کے
پھر دعا اب ہے شکر دامن تک	ہیں بخشا مجھے جو شے ما نہ غیب
گرچہ گریہ کسی کی حاجت ہے	دل کا جو کچھ پچھ سی مانگیں حاجتمند
کیوں ہوں محروم سائل درویش	دوست میری عطا ہی میری ہے پیش
خاک مجھ میں تیری رہ گزر دوں	سنگ پڑ رہ جو ہو گھر کر دوں
عشق پہ حسن کی عنایت ہے	آج پہنچ بحر رحمت سے
رحمت عام کا نزول ہے آج	جو دعا مانگی قبول ہے آج
رحم کر میری حال پہ یارب	مست پہ مانگو در بدر یارب
عام ہے بندہ پروری تیری	سب تجھی سے ہیں بہرہ در یارب

همچو ما چون گم کرده کاروان هر راه	منفعل تیر اسیر یارب
کام بگذاری بوی میری این بیجا	ور شکایت کی بهو لطف یارب
آرزو کی بیچ میں رشتہ اعلی اک	وہی ہی ایسی [illegible]
ہائے ہائے آرزو مری دل کی	دیکھوں [illegible] یارب

در و حرمان [illegible]

زندگی کون کی حسرت یارب

متقارن گرچه عهد صاحب قران حضرت شیخ محمد [illegible]

غزلی از دیوان مصنف علیه الرحمه برای نسبت طبع صاحبقرانی [illegible]

دوش دزدید آسمان از یار دل	نیست کاری جز [illegible] انکار دل
خون چکان دارد حکایت از فراق	گوش نه تا گوید به گفتار دل
یار و غمخوار است کجا گردد کسی	تا نگردد یار دل غمخوار دل
ز سمت کار جهان برهم زنی	آه میریزی برون اسرار دل

[illegible]

آفتاب علم حق تابد ز جیب	گر بسوزی پرده پندار دل
از نوای نی چه یابی حال نے	مثنوی تا نالهای راز دل
جام کیخسرو از ان بوی نیافت	دارد آن می ساغر مهوار دل
جلوه شاهان نگار خود فروش	مشتری شد جلوه در بازار دل
نعره بر ظاهر شنو هان ای سعید	بگسلد بی عشق کی زنار دل

قطعات تاریخ از افاضات فضیلت پناه حکمت دستگاه عالم و عامل طبیب کامل جناب مولوی حکیم محمد صدیق صاحب فاض الله فیوضه علی الشاهد و الغائب تاریخ تصنیف و طبع

سید و مخدوم مولانا رشید	کافتاب اوج معنا آمده
قصه خوبی که فرمود است نظم	روکش نظم ثریا آمده
بهر تصنیفش بدل مرغوب سال ۱۲ ۴	در دل صدیق پیدا آمده
چون بطبعش رغبت دلها فزود	سال آن مرغوب دلها آمده ۱۲ ۸۰

ولہ تاریخ طبع

طبع شد چون مثنوی درد عشق — بہر تاریخش بدیدم سوی دل
وہ چہ شد صدیق موزون سال آن — مثنوی درد عشق از روی دل
١٢٨٩

قطعات تاریخ نتیجہ فکر کاشف رموز سخندانی شہسوار میدان نکتہ دانی
صاحب الفضائل والایادی جناب مولوی مرزا عبد اللہ بیگ صاحب مرادآبادی

تاریخ ختم کتاب

وہ چہ نیکو مثنوی درد عشق — کس نظیرش ہیچ پیدا و نہ دید
زد بدل ناخن چو سکین فکر سال — این ندا از غیب در گوشم رسید
دور کن یک من مزید انگہ بگو — مثنوی مولوی عمدہ اکبر شید
٥ — ١٢٩٤

ولہ تاریخ طبع

مطبع کو کیوں نہ عزت جیسی ملی سکی ہووے — یہ درد عشق عمدہ اک قصہ سنا ہے
تسبیح گوہرین ہی ہر ایک اسکا مصرع — تصنیف مولوی ہی مقبول مثنوی ہے

٢٣٢٣٦

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس انتظامی، مجلس تعلیمات ایک وقت میں ایک ایک کتاب اپنے پاس رکھ سکینگے
صدور شعبہ جات، نصاب، پانچ کتابیں ایک وقت میں اور [illegible] عہدہ داران جامعہ
ایک ایک کتاب اپنے پاس رکھ سکینگے
۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ ایک وقت میں [illegible] کتابیں اپنے پاس رکھ سکینگے۔ اور اگر [illegible]
دو کتابیں مل سکتی ہیں۔ اور [illegible] کتابیں [illegible] سے
۳۔ طلباء ایم اے و ایم ایس سی ایل ایل بی و [illegible] کتابیں اپنے پاس رکھ سکینگے
طلباء بی اے و ایف اے [illegible] ایک کتاب اپنے پاس [illegible] ہوں تو طلبہ کے حساب
سے طلباء کی کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکینگے۔ [illegible]
۴۔ [illegible] مقررہ کتابیں [illegible] لیا جائیگا
ایک آنہ یومیہ فی کتاب [illegible] جائیگا
۵۔ بشرط [illegible] کتابیں [illegible] کتاب کا [illegible] ہے
جو کتب نادر [illegible] کتاب [illegible] جاری نہ کی جائیگی
۶۔ کتابیں [illegible] قسم کا نشان یا [illegible] دینا [illegible] داری
عائد ہوگی۔
۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible]
دیا جائے۔
۸۔ قلمی نسخے اور [illegible] کتابیں
جاری نہ کی جائینگی فقط